احتجاجی مہم کا مقصد یہ ہے کہ کسی غیر ملکی چرچ رہنما کے لیے البانیہ میں کوئی اہم منصب اصل کر لیا جائے۔ مجوزہ دستور کے مطابق سربراہ ریاست کے لیے ضروری ہے کہ وہ البانوی شہری ہو، البانیہ میں پیدا ہوا ہو اور گزشتہ بیس برس میں البانیہ میں مستقل طور پر سکونت پذیر رہا ہو۔ واضح رہے کہ البانوی آرتھوڈکس چرچ کے آرچ بشپ اناس تاسیوس یونانی ہیں۔

بوسنیا کے بے سہارا بچوں کو "انگریز خاندان میسر آ گئے ہیں"۔

آکسفورڈ (انگلستان) سے نو میل کے فاصلے پر ایک چھوٹا سا گاؤں وینڈل بری ہے۔ یہاں کی ایک خاتون سیلی ٹرینچ ایک تنظیم پروجیکٹ سپارک (Project Spark) کی ڈائریکٹر ہیں اور یہ گاؤں تنظیم کا صدر دفتر ہے۔ ان دنوں سیلی ٹرینچ بوسنیا ہرزے گووینا میں بچوں کی تعلیم اور امدادی کاموں میں مصروف ہیں۔ اُن کا ایک انٹرویو ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے کیتھولک جریدہ America نے ۱۷ دسمبر ۱۹۹۴ء کی اشاعت میں شائع کیا ہے۔ انٹرویو میں سیلی ٹرینچ کی ابتدائی رضاکارانہ زندگی، لندن کے بے گھر اور منشیات کے عادی لوگوں میں اُن کے کام، بوسنیا میں اُن کی دلچسپی اور وہاں حالیہ جدوجہد پر گفتگو کی گئی ہے۔ بوسنیا میں اُنہوں نے ۱۹۹۲ء میں پناہ گزین کیمپوں سے کام کا آغاز کیا، پھر اُن کی توجہ پہاڑوں کے اندر ایک غار میں چھپے ہوئے دو سو بچوں نے حاصل کر لی چنانچہ وہ اُن تک پہنچنے کی کوشش میں لگ گئیں۔ سیلی ٹرینچ کے الفاظ میں

> اُن کی کہانی حیرت انگیز تھی۔ اُن کا تعلق شمال مغربی بوسنیا کے مرکزی مقام بنجالوکا کے تین دیہات سے تھا۔ اُن کے باپوں کو کلاشنکوف رائفلیں دی گئیں کہ دیہات کا دفاع کریں۔ ۱۲ سال سے زائد عمر کے لڑکے بھی اُن کے ساتھ شامل ہو گئے۔ لڑکیوں اور اُن کی ماؤں کو گھروں کے تہہ خانوں میں بھیج دیا گیا۔ ف حملہ آور سربوں کے ہاتھوں ط عصمت دری کے خوف سے وہ تہہ خانوں میں چھپی رہیں۔ تین ماہ سے زائد عرصے تک بچے تہہ خانوں میں پڑے رہے۔ چھ ہفتوں کے بعد جب تہہ خانوں میں آب و دانہ ختم ہونے لگا تو رات کی تاریکی میں خواتین اپنے بچوں کے لیے کچھ حاصل کرنے کے لیے باہر آئیں اور پھر کبھی واپس اپنے بچوں سے نہ مل سکیں۔ وہ گولیوں کا نشانہ بن گئیں۔ مسلمانوں کے دیہات تباہ کر دیے گئے اور سرب فوجوں نے قبضہ کر لیا، جو کچھ عرصے بعد آگے بڑھ گئیں۔ جب گولہ باری رُکی تو بچے چوہوں کی طرح بدرووں سے باہر آئے۔ باہر آنے پر اُنہیں معلوم ہوا کہ کچھ سلامت نہ تھا۔ کوئی عمارت تھی اور نہ درخت ہی۔ یہ بچے کوئی دو سو تھے اور ان کے ساتھ صرف تین خواتین تھیں جو کسی طرح بچ گئی تھیں۔

خوف کے مارے یہ بچے [ویران دیہات چھوڑ کر] پہاڑوں کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے۔ پہاڑی دروں میں تین راتیں چل کر اُنہوں نے ستر میل کا فاصلہ طے کیا۔ ان میں سب سے چھوٹا بچہ اڑھائی سال اور سب سے بڑا ۱۵ سال کا تھا، وہ ایک غار میں چھپے ہوئے تھے کہ --- میں اُن تک پہنچ گئی۔

سیلی ٹرینچ اِن بچوں میں سے ۲۵ کو اپنے گھر انگلستان لانے میں کامیاب ہوگئیں۔ باقی بچوں کی نقلِ مکانی کے انتظامات کیے جا رہے تھے کہ برطانوی حکومت نے اپنی پالیسی بدلتے ہوئے نومبر ۱۹۹۲ء میں یہ شرط عائد کر دی کہ بوسنیا سے آنے والے مہاجرین کے لیے ویزا کی پابندی ہوگی۔ باقی بچے یوں انگلستان منتقل نہ ہوسکے تاہم جو ۲۵ بچے انگلستان آ چکے تھے، اُنہیں مختلف افراد نے اپنا لیا اور "اُن کو انگریز خاندان میسّر آ گئے ہیں"۔

سیلی ٹرینچ نے انٹرویو لینے والی خاتون کو چشم دید واقعات سناتے ہوئے کہا کہ بوسنیا کی آبادی جن انسانیت سوز مظالم سے گزری ہے، اِس کے نتیجے میں پورے ملک پر خوف طاری ہے۔ "اگر تم نازی ازم کی بات کرتی ہو تو مجھے یقین ہے کہ بوسنیا کی صورتِ حال اِس سے بدتر ہے"۔

متفرّق

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی "تاریخی شخصیت" کا مطالعہ اور اس کے نتائج

گزشتہ چند برسوں میں مسیحی علمی حلقوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شخصیت کے ازسرِ نو اکتشاف اور اُن کی "واقعی" تعلیمات کے بارے میں جن افکار کا اظہار کیا گیا ہے، [دیکھیے: عالمِ اسلام اور عیسائیت، اپریل ۱۹۹۴ء، جنوری ۱۹۹۵ء] ان کے خلاف ردِ عمل سامنے آنے لگا ہے۔ مسیحی دُنیا کے مسلّمہ عقائد اور رسومات کی تائید میں یکے بعد دیگرے کئی کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ ان ہی مؤخر الذکر کتابوں میں سے تین پر بنیاد پرست مسیحی جریدے "کرسچنٹی ٹوڈے" کے تبصرہ نگار نے Modern Wise men Encounter Jesus (جدید داناؤں کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے آمنا سامنا) کے زیرِ عنوان تعارف لکھا ہے۔ اِس "تعارف کا ابتدائیہ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

ذرا وہ گیت یاد کیجیے جو بچے کھیل کے میدان میں کودتے ہوئے گاتے ہیں۔ Richman, Poorman, begger, thief/ Doctor, Lawyer, merchant, Chief. (امیر، غریب، فقیر، چور/ ڈاکٹر، وکیل، تاجر، سردار)۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تاریخی شخصیت کے بارے میں آئے دن کے علمی نظریات نے الجھاؤ کی کیفیت پیدا کر دی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بچوں کے مذکورہ گیت